الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

⦿ Email: darulifta@gmail.com ⦿ Web: http://fatawa.binoria.org ⦿ Ph: +92-21-2560300\2560400 ⦿ Fax: +92-21-2564586

Name :> Adeel Siddiqui

Address :> Karachi

Sebject :> JAIZ O NA JAIZ

Serial No. :> 3592

Fatwa No :> 3721

Date :> 6/10/2007

Email

Question :>

Asslam o alaikum..... please give your opinion either it is JAIZ OR NA JAIZ to give TAI in gift to any muslim 2:Please give me your openion regarding the contacts with MANGAITER on Mobile phone, SMS or any other way. what is the importance of Engagement in Islam. Either it is allowed to make understanding to each other. thanks3:What is shariah say: about the marrige (Nikah) of man, is this his parient responsibility to arrange his marrige expenses, or it is man him self responsible for this. thanks...

اسلام علیکم! برائے مہربانی مسئلہ ذیل کو حل کریں:۔

۱) کیا کسی مسلمان کو ٹائی تحفہ میں دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

۲) کیا کوئی اپنے منگیتر سے موبائل پر یا ایس ایم ایس کے ذریعہ یا کسی دوسری طریقہ سے تعلقات قائم کر سکتا ہے؟ کیا شریعت لڑکا لڑکی کو شادی سے پہلے ایک دوسرے کو سمجھنے کی اجازت دیتا ہے؟ اسلام میں منگنی کی حیثیت کیا ہیں؟

۳) آدمی کے شادی کا خرچہ کس کے ذمہ ہیں! کیا اس کے والدین پر یا خود اس پر جس کی شادی ہے؟ شکریہ۔

الجواب حامدا ومصلیا

(۱) اگرچہ عموم بلوئی کی بنا پر ایسی چیز کسی مسلمان کو بھی ہبہ کر سکتے ہیں مگر جو چیز کسی بھی غیر مسلم قوم کا شعار ہو وہ کسی مسلمان کو ہبہ کرنے سے احتراز لازم ہے تاکہ اشاعت معاصی نہ ہو۔

فی المشکوٰۃ: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم: ص ۳۷۵ ج ۲:

(۲) منگنی شرعًا نکاح نہیں بلکہ محض وعدہ نکاح ہے جو موجب محرمیت نہیں کیونکہ یہ ختم بھی ہو سکتی ہے اور اس کیلئے کسی طلاق وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں اسلئے باقاعدہ نکاح سے قبل محض منگنی کے بعد لڑکے اور لڑکی کا باہم بے تکلف اختیار کرنا شرعًا جائز نہیں اس سے احتراز لازم ہے البتہ اگر منگنی کے بعد نکاح کر دیا جائے تو اس کے بعد اور رخصتی سے پہلے ان دونوں کا باہم بے تکلفی اختیار کرنا شرعا ممنوع نہیں بلکہ بلاشبہ جائز اور درست ہے۔ مگر عرفًا معیوب ہونے کی بناء پر اس دوران بھی اس سے احتراز بہتر ہے۔

فی الدر: ولا یکلم الاجنبیۃ الا عجوزا: ص ۳۶۹ ج ۶:

وفی الفقہ الاسلامی: ولو لغیر شہوۃ
او عند عدم الفتنۃ الی عورۃ اجنبیۃ (غیر محرم) ص ۱۱/۲/۱۷:

(۳) لڑکے کا کام یا ملازمت وغیرہ نہ ہونے کی صورت میں اخلاقاً والدین کی بھی ذمہ داری ہے ورنہ خود اسی پر لازم ہے۔

وفی المرقات: عن ابی سعید وابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد له ولد ای ذکرا او انثی فلیحسن اسمه وادبه أی معرفة ادبه الشرعی واذا بلغ فلیزوجه فان بلغ أي وهو فقیر ولم یزوجه أي الأب وهو قادر فاصاب أي الولد اثما أي من الزنا ومقدماته فانما اثمه علی ابیه أي جزاء اثمه علیه لتقصیره وهو محمول علی الزجر والتهدید للمبالغة والتاکید. ص ۶/۲۳۰:

واللہ اعلم بالصواب

بندہ سلطان معاویہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء
٣٢٢١١
٣٢١٠٨

[illegible]
[illegible]/11/08